سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(سوموار 25، منگل 26، جمعتہ المبارک 29۔ جنوری، سوموار یکم، منگل 2، منگل 23۔ فروری 2021)

(یوم الاثنین 11، یوم الثلاثہ 12، یوم الجمع 15، یوم الاثنین 18، یوم الثلاثہ 19۔ جمادی الثانی، یوم الثلاثہ 10۔ رجب المرجب 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : اٹھائیسواں، اُنتیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ جات : 1 تا 5

جلد 29

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 25۔جنوری 2021

جلد 28 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7۔	معزز ممبر محترمہ منیرہ یامین ستی، معزز ممبر جناب محمد الیاس کے بھائی، معزز ممبر جناب نشاط احمد ڈاھا کے بھائی اور معزز ممبر جناب خالد وارن کی بیگم اور والد کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	15
	حلف		
8۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	------------	16
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان میں پیش ہوئے)		
9۔	آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی 2021	------------	18
10۔	آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021	------------	18
	پوائنٹ آف آرڈر		
11۔	معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ اور جناب سیف الملوک کھوکھر کے گھر پر پولیس کا دھاوا	------------	19
12۔	معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر ڈاکوؤں کا حملہ	------------	25
	منگل، 26۔ جنوری 2021		
	جلد 28 : شمارہ 2		
13۔	ایجنڈا	------------	39
14۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	41
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	42

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
16۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	44
17۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	69
18۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	88
	زیرو آرنوٹس	
19۔	لاہور میں 120 مقامات پر منشیات کی کھلے عام خرید و فروخت -----------	105
20۔	ضلعی حکومت چکوال کو سیمنٹ فیکٹریز کی جانب سے موصول ہونے والی جرمانے کی رقم کو تحصیل چو آسیدن شاہ کے متاثرہ علاقوں پر خرچ کرنے کا مطالبہ -----------	109
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	ایوب زرعی فارم مریدکے کے رقبہ پر بااثر افراد کا قبضہ -----------	111
	تحاریک التوائے کار	
22۔	وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا -----------	114
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
23۔	گوگل اور ویکیپیڈیا پر اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کو روکنے کا مطالبہ -----------	116
24۔	لِلہ شریف کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ -----------	117
25۔	پنجاب کے تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک باترجمہ پڑھانے کا مطالبہ -----------	118
26۔	ضلع چکوال کو سیاحتی مقام قرار دینے کا مطالبہ -----------	124
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	125

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
28۔	سابق ممبر اسمبلی محترمہ منیرہ یامین ستی (مرحومہ) کی پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ راولپنڈی کو ان کے نام سے منسوب کرنے کا مطالبہ ------------	126
	جمعتہ المبارک، 29۔ جنوری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 3	
29۔	ایجنڈا ------------	131
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	133
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	134
	تعزیت	
32۔	معزز ممبر محترمہ شاہینہ کریم کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	135
	سوالات (محکمہ خزانہ)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	135
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	168
35۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	175
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
36۔	مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی ملتان 2021 ------------	187
37۔	مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021 ------------	187
38۔	مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 ------------	188

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آورنوٹس	
39۔	چو آسیدن شاہ کھجولا گاؤں کی سڑک کی مرمت اور توسیع کروانے کا مطالبہ -----------	190
40۔	صوبہ میں Covid-19 کی وجہ سے کارخانے بند ہونے کی وجہ سے بے روزگار ہونے والے مزدوروں کی بحالی کا مطالبہ -----------	192
41۔	پنجاب پولیس میں بھرتی ہونے والے انسپکٹر لیگل اور لاء انسٹرکٹر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ -----------	193
	پوائنٹ آف آرڈر	
42۔	آن لائن امتحانات لینے کا مطالبہ کرنے والے طلباء پر پولیس کا تشدد -----------	195
	سوموار، یکم فروری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 4	
43۔	ایجنڈا -----------	207
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	211
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	212
	تعزیت	
46۔	معزز ممبر جناب طارق مسیح گل کے بھائی کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی، سابق ممبر اسمبلی جناب اختر محمود اور محترمہ شاہجہاں کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	213

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	213
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	260
49۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	269
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	سوشل میڈیا پر استاد کا بچے پر تشدد کرنے کے حوالے سے ویڈیو وائرل ہونے پر لوگوں کا غصے اور دُکھ کا اظہار ----------	275
51۔	کراچی سے پنجاب آنے والی مال گاڑیوں سے سامان چوری ہونے کے واقعات میں اضافہ ----------	276
	توجہ دلاؤ نوٹس	
52۔	تھانہ رضا آباد فیصل آباد کی حدود میں 9 سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ----------	277
	تحاریک التوائے کار	
53۔	پنجاب لائبریریز فاؤنڈیشن میں افسران کی شاہ خرچیوں کا انکشاف ----------	281
	سرکاری کارروائی	
	تحریک	
54۔	آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ----------	282
55۔	آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد ----------	282
56۔	صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو رویت ہلال کے موضوع کو آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قانون کے مطابق منضبط کرنے کا اختیار دینا ----------	283

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
57۔	قاعدہ 127 کے تحت تحریک ------------	284
58۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک ------------	284
59۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع کی قراردادیں ------------	285
60۔	آرڈیننس (ترمیم) ہوٹلز اینڈ ریسٹورنٹس پنجاب 2020 ------------	286
61۔	آرڈیننس (ترمیم) ٹورسٹ گائیڈز پنجاب 2020 ------------	287
62۔	آرڈیننس پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021 ------------	288
63۔	آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2021 ------------	289
	بحث	
64۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث ------------	290
	منگل، 2۔ فروری 2021	
	جلد 28 : شمارہ 5	
65۔	ایجنڈا ------------	311
66۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	313
67۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	314
	پوائنٹ آف آرڈر	
68۔	گندم کی قیمت کے حوالے سے پاس کی گئی قرارداد کے بارے میں کیبنٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ ------------	315
69۔	فیصل آباد میں قائم New Covenant سکول سے ملحقہ اراضی کے معاملے کو اقلیتی امور و انسانی حقوق کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ -------	316

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ زراعت)	
70۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	318
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	340
72۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	369
73۔	اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	379
	تحاریک التوائے کار	
74۔	میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کی ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایاجات ادا کرنے کا مطالبہ ------------	397
75۔	ماموں کانجن شہر کے درمیان پُل کی دیواریں ٹوٹنے سے سنگین حادثہ پیش آنے کا خدشہ ------------	400
76۔	چڑیا گھر بہاولپور میں زہریلا مواد کھانے سے ہرنوں کی ہلاکت کا انکشاف ------	400
77۔	جنوبی پنجاب میں ویکسینیشن نہ ہونے کی وجہ سے جانوروں میں موذی بیماریاں پھوٹنے کا انکشاف ------------	401
78۔	سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی ------------	403
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
79۔	تحریک استحقاق بابت 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	404
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
80۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 اور 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع --------	404

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
81۔	صوبہ میں زرعی اراضی پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور صنعتی یونٹ کی تعمیر پر پابندی کا مطالبہ -----------	405
82۔	افواج پاکستان کو دنیا کی 10 طاقتور ترین افواج میں شامل ہونے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا -----------	408
83۔	لاہور کے سکولوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کی ضرورت -----------	409
84۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	410
	قرارداد	
85۔	خواجہ سرا تحفظ حقوق ایکٹ 2019 کے تحت خواجہ سراؤں کو تعلیمی قابلیت کے مطابق ملازمتوں میں کوٹا دینے کا مطالبہ -----------	411
86۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	411
	قرارداد	
87۔	سکھ کسانوں پر بھارتی حکومت کے مظالم کو اقوام عالم میں اجاگر کرنے کا مطالبہ -----------	412
	پوائنٹ آف آرڈر	
88۔	میونسپل کارپوریشن بورے والا کی دکانوں کی قانون کے مطابق کرائے کی آکشن کروانے کا مطالبہ -----------	416
89۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	422

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

منگل، 23- فروری 2021

جلد 29

90- اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ---------- 425

91- ایجنڈا ---------- 427

92- ایوان کے عہدے دار ---------- 429

93- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 437

94- نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 438

95- چیئرمینوں کا پینل ---------- 439

تعزیت

96- سینیٹر جناب مشاہد اللہ خان، معزز ممبر خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ کی زوجہ، معزز ممبر جناب کاشف علی چشتی کے والد، معزز ممبر مہر اعجاز احمد کی ہمشیرہ، معزز ممبر ملک خالد محمود بابر کی زوجہ اور والد، معزز وزیر ملک نعمان احمد لنگڑیال کے والد اور بلوچستان میں دہشت گردی میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت ---------- 440

سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)

97- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (تمام سوالات مؤخر ہوئے) ---------- 441

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

تحاریک

98- مسودہ قانون (ترمیم) ایمرجنسی پنجاب 2021 پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ---------- 441

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
99۔	مسودہ قانون (ترمیم) فیصل آباد یونیورسٹی 2021 پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک -----------	449
	مسودہ قانون (جو متعارف کیا گیا)	
100۔	مسودہ قانون (ترمیم) فیصل آباد یونیورسٹی 2021 -----------	449
101۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	450
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
102۔	مسودہ قانون (ترمیم) فیصل آباد یونیورسٹی 2021 -----------	451
	پوائنٹ آف آرڈر	
103۔	حلقہ این اے۔75 ڈسکہ کے الیکشن میں الیکشن کمیشن کے عملے کا مع ووٹ بکس غائب ہونا ----------	454
104۔	اجلاس کے اختتام کا اختتامیہ -----------	484
105۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(68)/2021/2453. **Dated: 22nd January 2021.** The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I Parvez Elahi,** ***Acting Governor of the Punjab***, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 25th January, 2021 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
21st January, 2021

PARVEZ ELAHI
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔ جنوری 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی 2021

ایک وزیر آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021 یوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

6۔ جناب فیاض الحسن چوہان : جیل خانہ جات*

7۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

8۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی و معدنیات

9۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

10۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

11۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور

12۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل

13۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

14۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم

15۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

16۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول

17۔ جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر*

18۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

19۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت

20۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

21۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

22۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

23۔ میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات و ماہی پروری
27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 25۔ جنوری 2021

(یوم الاثنین، 11۔ جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ
سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ
اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَیۡسَ اللّٰهُ
بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪﴿۸﴾

سورۃ التین، آیت نمبر 1 تا 8

انجیر کی قسم، زیتون کی قسمO اور طور سینین کی قسمO اور اُس امن والے شہر کی قسمO کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہےO پھر ہم نے اُس کی حالت کو بدل کر پست سے پست کر دیاO مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو اُن کے لئے بے انتہا اجر ہےO تو اے انسان اُس کے بعد بھی تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہےO کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہےO

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہوتو انسان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں اور دھیان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔ 258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔ 29
3. سردار محمد اویس دریشک ایم پی اے، پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ۔

تعزیت

معزز ممبر محترمہ منیرہ یامین ستی، معزز ممبر جناب محمد الیاس کے بھائی، معزز ممبر جناب نشاط احمد ڈاھا کے بھائی اور معزز ممبر جناب خالد وارن کی بیگم اور والد کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ہماری نہایت ہی قابل احترام خاتون رکن صوبائی اسمبلی پنجاب محترمہ منیرہ یامین ستی جنہوں نے ہمیشہ اسمبلی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ان کا انتقال ہو گیا ہے اور تمام ممبران ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے، اس کے علاوہ معزز ممبران رکن صوبائی اسمبلی پنجاب جناب محمد الیاس چنیوٹی کے بڑے بھائی، جناب نشاط احمد ڈاھا کے بھائی، اور جناب خالد وارن کی بیگم اور ان کے والد بھی وفات پا گئے ہیں لہذا میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ ابھی ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پہلے ہم نئی معزز ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کا oath لے لیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر محترمہ سلمیٰ بٹ نے بطور ممبر
پنجاب اسمبلی حلف اُٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

رانا مشہود احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! محترمہ منیرہ یامین ستی صاحبہ کا ایک لیٹر ہے وہ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کو ایوان میں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! لیٹر پڑھ دیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں اپنی معزز ساتھی محترمہ منیرہ یامین ستی (مرحومہ) کی خواہش کے مطابق ان کی آخری تحریر ایوان میں پڑھنے کی اجازت چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی،

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ محترم پرویز الہٰی صاحب، سپیکر پنجاب اسمبلی! گزارش ہے کہ میں ان دنوں کورونا کے مرض میں مبتلا ہوں اور بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں اس مرض سے لڑ رہی ہوں۔اللہ مجھ پر اور اہالیان پاکستان پر اپنا کرم فرمائے، آمین۔

جناب سپیکر! مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ اسمبلی آنے کا موقع فراہم کرے گا یا نہیں مگر میں اس مرض کے دوران علاج کی غرض سے ایک سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہوں اور میں نے جو کچھ یہاں مشاہدہ کیا ہے اور جس سے میں گزر رہی ہوں وہ آپ سے اس خط کے ذریعے بیان کرنا چاہتی ہوں تا کہ اگر اللہ نے مجھے دوبارہ اسمبلی میں آنے کا موقع نہ بھی دیا تو میں آپ کے توسط سے BBH راولپنڈی کے ڈاکٹرز، نرسوں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی جوانمردی، بہادری اور اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کورونا کے شکار مریضوں کے علاج کی صورتحال سے آگاہ کر سکوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں مگر میرا یہ خط میرا کوئی بھی معزز ممبر بطور قرارداد یا تحریک اس ایوان میں پیش کرے کہ ڈاکٹر عمر وائس چانسلر راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان کی ٹیم میں شامل تمام ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو خراج تحسین پیش کرے جو انتھک محنت، لگن، جانفشانی اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر کورونا جیسے مہلک مرض کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ لوگ بالخصوص ڈاکٹر عمر کی قیادت میں اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی سربراہی میں BBH راولپنڈی کے کورونا وارڈ میں داخل ہونے والے مریضوں کا بلا تفریق بہترین مکمل علاج کر رہے ہیں جس کے لئے پنجاب اسمبلی کا ایوان سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر درج ذیل فرشتہ صفت مسیحاؤں کو خراج تحسین پیش کرے اور میری مزید خواہش ہے کہ آپ کی جانب سے ان کی حوصلہ افزائی اور acknowledgment کے لئے اسناد کا اجراء کیا جائے۔ جن میں پروفیسر ڈاکٹر محمد عمر وائس چانسلر راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ڈاکٹر رضوان، اس یونٹ کی نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ اگر میں زندہ رہی تو میں بذات خود اس تحریک کو پیش کروں گی اور اگر اللہ نے مجھے موقع نہ دیا تو اس ایوان کے کسی بھی ممبر کے ذریعے خراج تحسین کی یہ تحریک مجھ پر آپ کا خصوصی احسان ہو گا۔ میں نے اس خط کی کاپی اپنے چند رفقا کو بھی بھیجی ہے تاکہ وہ اس ایوان میں خراج تحسین کی قرارداد کی یاد دہانی کروا سکیں۔ میں اس خط میں وزیر صحت پنجاب سے گزارش کروں گی کہ وہ کورونا کا علاج کرتے ہسپتالوں میں Lab facilities کو بہتر بنائیں اور حکومت وسائل میسر کرے تاکہ اموات کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا جا سکے۔

جناب سپیکر! اگر میرے بطور ممبر اسمبلی کسی فرد یا شخص کا دل دُکھا ہو اور وہ اس ہاؤس کا ممبر ہو یا اس ایوان کے سرکاری افسران یا ملازمین میں سے ہو میں ان سب سے دست بدستہ معذرت کی طلب گار رہوں گی۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ اس خط کو ریکارڈ کا حصہ بنا دیں۔ میری اکثر ٹیلی فون پر محترمہ سے بات بھی ہوتی رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے، وہ بڑی ہمت والی خاتون تھی، میں نے انہیں خط بھی بھیجا تھا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! محترمہ خصوصی طور پر آپ کا شکریہ ادا کر رہی تھیں کیونکہ جب انہوں نے آپ کو لیٹر بھیجا تھا تو اس پر آپ نے جوابی لیٹر بھیجا تھا۔ آج ان کی فیملی یہاں پر موجود ہے وہ بھی آپ کی شکر گزار ہے۔

جناب سپیکر: میری ان سے بات بھی ہوتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے وہ بڑی ہمت والی خاتون تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! ---

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان میں پیش ہوئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایک منٹ بیٹھ جائیں، میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ آرڈیننسز lay کر لیں۔

آرڈیننس پناہ گاہ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Panah Gah Authority Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Panah Gah Authority Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul- Mal with the direction to submit its report within two months.

Minister for law! may lay the King Edward Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2021.

آرڈیننس (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the King Edward Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The King Edward Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2021has been laid and is referred to the Standing Committee on Specialized Health and Medical Education with the direction to submit its report within two months.

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ممبر عمران خالد بٹ اور جناب سیف الملوک کھوکھر کے گھر پر پولیس کا دھاوا

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بد قسمتی سے پنجاب کے اندر پچھلے اڑھائی سال سے جو ظلم کی نئی داستانیں رقم کی جا رہی ہیں ان میں اگر آپ خاص طور پر پچھلے چند دنوں کے اندر دیکھیں کہ گوجرانوالہ سے عمران خالد بٹ صاحب موجود ہیں جو اسی معزز اسمبلی کے ممبر ہیں ان کے گھر کے اندر گُھس کر ان کے گھر کو توڑا گیا، ان کے گھر کی چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ کل جس طرح ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کے گھر کے اندر گُھس کر بلڈوزر چلائے گئے، جس طرح میاں نوید صاحب کے ساتھ ظلم و بربریت کی داستان رقم کی گئی، سہیل شوکت بٹ صاحب یہاں پر موجود ہیں ان کے والد بھی اس اسمبلی کے معزز رکن رہے ہیں

ان تمام لوگوں کا قصور یہ ہے کہ آج یہ مسلم لیگ (ن) کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہیں۔ آج ان کا قصور یہ ہے کہ یہ اپنی جماعت کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی وفاداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ان کا جرم کیا ہے؟ آج کے دن تک انتظامیہ چاہے وہ ایف آئی اے ہے، چاہے وہ انٹی کرپشن ہے، چاہے وہ لوکل پولیس ہے وہ نہیں بتا سکتے کہ انہیں کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے؟ کس جرم کی بنیاد پر ہمارے لوگوں کے گھروں پر حملے کئے جا رہے ہیں؟ یہ پولیس کی کارروائی نہیں ہو رہی بلکہ یہ باقاعدہ جتھوں کے ساتھ ہمارے اُوپر حملے ہو رہے ہیں۔ سو سو، ڈیڑھ ڈیڑھ سو اور تین تین سو پولیس کے لوگ آ کر حملہ کرتے ہیں اور ہمارے گھروں میں چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! سیاسی وابستگی رکھنا کوئی جرم نہیں۔ پارلیمنٹ یا اس ایوان میں ہر کوئی اپنی جماعت کے نظریے کو لے کر چلتا ہے اور ہر کوئی اپنی جماعت کے منشور پر کھڑا ہوتا ہے۔ اگر وفاداریاں اتنے بھونڈے طریقے سے تبدیل کرانے کی کوشش کی جائے گی تو میں آج اس ایوان اور آپ کے ذریعے کہنا چاہوں گا کہ اس طرح حالات مزید خراب ہوں گے۔ آپ اس کا نوٹس لیں کیونکہ آپ ہم سب ممبران کے کسٹوڈین ہیں۔ آج ہمارے گھروں میں جس طرح سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے اس کی cognizance آپ اور اس ہاؤس کو لینی ہو گی۔ وقت کبھی ایک جیسا نہیں رہتا اور حکومت ہمیشہ نہیں رہتی لیکن رویے یاد رہ جاتے ہیں۔ اس وقت حزب اختلاف کے ساتھ جو رویہ روا رکھا جا رہا ہے اور جو برتاؤ کیا جا رہا ہے وہ انتہائی نامناسب ہے۔ میں آپ اور اس ہاؤس کی وساطت سے آج ان تمام سرکاری افسران سے کہوں گا جو کہ خلاف قانون اور خلاف آئین کام کر رہے ہیں کہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جائیں۔ ہمارے وہ دوست جن کے خلاف ایسی غیر قانونی کارروائی کی گئی ہے جب وہ عدالتوں میں گئے اور جب عدالتوں نے ان کا ریکارڈ منگوایا کہ کس بنیاد پر تم نے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے تو انتظامیہ کچھ پیش نہیں کر سکی۔ وہ انتظامی افسران جو غلط احکامات کو مان رہے ہیں اور جو غلط کام کر رہے ہیں ان کے لئے ہم نے آج ایک سیل قائم کر دیا ہے۔ ہم ایک ایک افسر کا نام نوٹ کر رہے ہیں۔ آج میں اس ایوان کی وساطت سے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اب ہماری برداشت اور صبر کی انتہا ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! عمران خالد بٹ صاحب کی والدہ deathbed پر تھیں، وہ کورونا کی مریضہ تھیں، وہ وینٹی لیٹر پر تھیں اور انہیں ماسک لگا ہوا تھا۔ وہاں پر پولیس نے گُھس کر ان کے سامنے ان

کے بچوں پر تشدد کیا ہے۔ کیا یہ نیا پاکستان ہے اور کیا یہاں پر قانون کی کوئی رٹ ہے؟ اسی طرح سہیل شوکت بٹ کے گھر کے اندر گھُس کر ان کی ساری گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے گئے، دروازے توڑے گئے اور اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ اس کی ویڈیو فوٹیج اور تصویریں موجود ہیں لیکن ہماری فریاد سُننے والا کوئی نہیں۔ آج جب اس معزز ایوان کے رکن کی بات کوئی سُننے والا نہیں ہے تو پھر عام انسان اور عام پاکستانی کا کیا حال ہو گا؟ یہ صوبہ پنجاب لاوارث ہوتا جا رہا ہے۔ اس پنجاب میں کوئی کسی کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں آپ کی اجازت سے پھر اس بات کو دُہراؤں گا کیونکہ آپ نے ہمیشہ ان اقدار کا خیال رکھا ہے۔ آج کے بعد ہمارے ساتھیوں کے خلاف جس سرکاری افسر نے کوئی خلاف آئین یا قانون کارروائی کی اور کوئی غلط کام کیا تو ان کو آنے والے دنوں میں حساب دینا پڑے گا کیونکہ ہم نے ایک بورڈ تشکیل دے دیا ہے اور یہ بورڈ ایسے افسران کے نام نوٹ کرے گا اور آنے والوں دنوں میں ایسے افسران کو حساب دینا پڑے گا۔ ہم نے اس بارے میں ایک تحریک استحقاق بھی دی ہوئی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کو فوری طور پر کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ یہ پورے ہاؤس کی عزت کا معاملہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس کا استحقاق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اس بابت ضرور احکامات صادر فرمائیں گے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ابھی آپ تشریف رکھیں۔ پہلے سید حسن مرتضیٰ صاحب بات کر لیں تو پھر آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ رانا مشہود صاحب نے بڑی تفصیل دے نال گل کیتی اے۔ صوبہ پنجاب دے اندر اس وقت بڑی تشویشناک صورتحال ہو چکی اے۔ لاہور جئے شہر دے اندر جہڑا بالکل سرکار دی ٹھوڈی تھلے اے اوتھے ایہہ کارروائیاں ہو رہیاں نیں۔ تُسیں خود سوچو remote areas اور backward اضلاع دے اندر انتقامی کارروائیاں دی کی صورتحال ہووے گی۔ ایہہ انتہائی شرمناک واقعات نیں کہ ممبران اسمبلی اور عوامی نمائندگان دے گھراں دے اندر اس طرح گھس کے تشدد کیتا جاندا اے۔ میں سمجھناں آں کہ اگر سڑک دے اُتے تشدد وی کر لیا جاوے تے اوہ شاید قابل برداشت ہووے لیکن جدوں چادر و چار دیواری دا تقدس پامال کیتا جاندا اے

تے اوہ بڑی embarrassment ہوندی اے۔ اوس پاسے بیٹھے ہوئے میرے بہن بھائی وی ایس گل نال اتفاق کرن گے۔ اگر تُسیں فیملی نال بازار وچ جاندے پئے اوہ تے کوئی فقرہ وی کس دیوے تے اوہ ساری عمر نئیں بُھلدا کجا ایس دے کہ تہاڈے بچے گھر بیٹھے ہون تے اوہناں دے سامنے تہاڈی خواتین دا تقدس، تہاڈے بچیاں دا تے تہاڈا تقدس پامال کیتا جاوے تے ایہہ کدی وی قابل برداشت نئیں اے۔ واقعتاً جیویں رانا مشہود صاحب نے کہیا اے کہ حکومتاں آندیاں جاندیاں رہندیاں نیں۔ سرکاریا جیہڑے ادارے نیں اوہ کسے دے ذاتی ملازم نئیں بلکہ اوہ ریاست دے ملازم نیں۔ اوہ public servants نیں اور اوہ ساڈے taxes نال تنخواہ لیندے نیں۔ جناب! ایندے وچ کوئی دورائے نئیں کہ اوہ ساڈے taxes نال تنخواہ لے کے ساڈے اُتے تشدد کرن اور سانوں بے عزت کرن دی کوشش کرن تے ایہہ برداشت نئیں ہو سکدا۔ ایہہ ٹھیک اے کہ اسیں اپوزیشن دے وچ آں اور ہر شئے برداشت کر لواں گے لیکن ایہہ برداشت نئیں ہوناں۔ حقیقتاً ایہندے اُتّے کمیشن بننا چاہی دا اے۔ ایہناں افسراں نوں ضرور نظر وچ رکھنا چاہی دا اے جیہڑے اپنی اچھی پوسٹنگ دی خاطر اَج بلیک میل ہو رہے نیں۔ جیہڑے افسر اَج آلہ کار بن دے پئے نیں اوہ ضرور نظر وچ ہونے چاہی دے نیں۔ اوہ وی احتساب دی زد وچ آ سکدے نیں۔ اوہ اپنے آپ نوں کیوں اتنا بے لگام سمجھن، کیا لاہور دے اندر اک سی۔ سی۔ پی۔ او بدلن دے نال ایہہ سمجھیا جاندا اے کہ ایتھے سارے ای اشتہاری رہندے نیں؟ ہر ایم۔ پی۔ اے یا ایم۔ این۔ اے دے جیہڑے political workers نیں اوہناں دیاں وفاداریاں بدلاون واسطے اہناں دے گھراں دے اُتّے حملے کر دیو، کیوں؟ جناب! کیا کسی سیاسی پارٹی دے نال کھڑا ہونا جرم اے؟ ضمیر فروش لوگ اپنے ضمیر ویچ کے ہر روز پارٹی دیاں وفاداریاں بدلن والے لوگ اک شریف آدمی نوں عزت نال زندگی وی نئیں گزارن دیندے۔ ایہہ قطعاً قابل برداشت نئیں اے۔ اسیں اس حوالے نال اپنی تحریک استحقاق وی پیش کراں گے۔ ایس حوالے نال ہاؤس دی کوئی کمیٹی بناؤ جیہڑی day to day اہناں معاملات نوں ویکھے۔ اک سابق وزیر قانون اپنے گھر جاندا اے تے اوہندے اُتّے منشیات دا پرچہ دے دتّا جاندا اے۔ کیا رانا ثناء اللہ نوں نیواں کر کے اَج کسے نیں اوہندی وفاداری بدل لئی اے؟ میں اپنے گھر جاندا پیا ہو واں تے مینوں کی assurity اے کہ میں رستے دے وچ کسے منشیات دے پرچے وچ نہیں دھریا جاواں گا، ایویں کیوں ہو رہیا اے، کیا اس ملک دے اندر کوئی قانون نئیں اے؟ سرکاری ایم پی اے صاحبان نوں تے گن مین وی لبھن جدوں

کہ ساڈی حفاظت دے واسطے کچھ وی نئیں۔ کیا اسیں taxpayers نئیں آں؟ یار! سانوں وی حفاظت دی ضرورت اے۔ سانوں نہ ڈاکو چھڈ دے نیں اور نہ ہی تُسیں چھڈ دے جے۔ حکومت اور ڈاکوواں دا ایہہ گٹھ جوڑ بالکل ناقابل برداشت اے۔ تسیں دنیا دی کوئی وی تاریخ پڑھ لوو، French Revolution پڑھ لوو یعنی جہیڑے وی انقلاب آئے نیں اوہناں وچوں کوئی وی انقلابی ماں دے ڈھڈ وچوں پیدا نئیں ہویا۔ ایس دنیا دے حالات اور معاشرے دیاں زیادتیاں نیں اوہناں نوں بندوق چکن تے مجبور کر دتا سی۔ احمد خان کھرل نیں بغاوت کیتی۔ ساڈا اوہ ہیر واے۔ اوہ کیوں لڑیا سی، کیا اوہندی ذاتی زمین دا کوئی جھگڑا سی؟ انگریز گورے دی زیادتیاں دے خلاف اوہ اُٹھیا سی۔ تسیں بھگت سنگھ دی تاریخ پڑھو۔ دُلے بھٹی دی تاریخ پڑھو۔ اوہ سارے معاشرے دیاں ناہمواریاں دی وجہ توں بندوق چکن تے مجبور ہوئے سَن۔ جناب! کدی اتنا ظلم وی ہویا اے کہہ میرے نال والے حلقے دے وچ کارپٹ روڈز بن رہے نیں جدوں کہ میرے حلقے دے اندر اک ٹُٹّی ہوئی پُل مرمت نئیں ہوندی۔ کیوں اور کس لئی؟ اس لئی کہ میں اپوزیشن دا ایم پی اے آں۔ میرے کولوں جہیڑا بندہ چالیس ہزار دی lead نال ہریا ہویا اے اوہدے ناں دے تسیں بورڈ لگا رہے او۔ تسیں کی message دینا چاہندے او؟ کیا تسیں لوٹے بنا کے اسمبلیاں بھر لوو گے؟ ایسا نئیں ہو سکدا۔ اوہ وقت ہن گزر چکیا اے۔ اگر تسیں پچھلے اڑھائی سالاں وچ کوئی نواں لوٹا پیدا نئیں کر سکے تے ہن بُھل جاؤ۔ ہن لوٹے پیدا نئیں ہونے۔ ہن لوٹے واپس آنے جئے اور ڈرو اُس وقت توں جدوں تُسیں نشان عبرت بنے ہووگے۔ تسی کٹہرے وچ کھلوتے ہووگے۔ میں کوئی بھیک نئیں منگ ریا۔ میں اپنڑے حلقے دا حق منگ ریاں کہ میرے حلقے دیاں ٹٹیاں سڑکاں حکومت وقت نوں نظر کیوں نہیں آندیاں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس بیلی نوں چپ کراؤ ورنہ میں آج کج ہور وی کہواں گا۔ میریاں سڑکاں تے مرن والے لوک اونہاں دے خون دا حساب وزیر اعلیٰ پنجاب دیوے گا اونہاں دیاں ایف آئی آرز وزیر اعلیٰ پنجاب تے ہوون گیاں۔ ایس لئی کہ میرے بار بار آکھن دے باوجود کوئی بندہ توجہ نئیں دے ریا۔ میرے حلقے وچ درجہ چہارم دی recruitments ہو ریاں نیں۔ اوندے وچ کوٹے دے دتے گئے نیں، کیا میرے غریب دا کوئی حق نئیں نوکری لئی، کیا میرا غریب ایس ملک دا باسی

نئیں؟۔ کیا قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ملک بناون لگیاں ایہہ آکھیا سی کہ oppositionنوں کج نہ دینا۔ بہت وڈے وڈے دعوے کرن آلے ساڈے غریباں دے منہ وچوں نوالے تک کھوہ رہے نیں۔ ایتھے جناب کول وی پنجاب اسمبلی وچ بھرتیاں ہویاں نیں تے کوئی میرے حلقے دا بندہ وی ایتھے وکھادیو کیا میرے حلقے وچ کوئی پڑھیا لکھیا نئیں، کیا اوتھے بے روزگاری نئیں، ایہہ ظلم اے اور میں اج ایس ایوان وچ کھلو کے کہہ ریاں کہ یا اللہ ایس ظالم دی رسی جنی لمی کیتی اے اونی ٹائٹ وی کردے۔ ایہہ ظلم زیادہ دیر نئی چل سکدا۔ غریب دی آہ تخت الٹا کے رکھ دیندی اے۔ مینوں سمجھ نئیں آندی کہ ایس ہاؤس دا کی بنے گا؟ میں ایس رویے دے خلاف واک آؤٹ کرریاں۔ مینوں شرم آندی اے کہ اسیں اینہاں لوکاں دے وچ بیٹھے آں۔ میں کی گل کراں یار۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میرے حلقے داوی۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہوں آکھو کہ ذرا دو منٹ کھلو کے حکومت دی تعریف کر دیوے۔ ایس دے کولوں حکومت دی تعریف وی نئی ہونی۔ میں بیٹھ جاناں تے ایس نوں آکھوں کہ ایہہ گل کرلووے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔جی، جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔جی، احمد شاہ صاحب فرمائیں!

معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر ڈاکوؤں کا حملہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): شکریہ جناب سپیکر! میں اپنے ذاتی اور اہم معاملے کو آپ کے اور اس پورے ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ 12 اور 13 جنوری کی درمیانی رات میرے اور میرے بڑے بھائی پیر محمد شاہ کھگہ جو کہ سابق ایم این اے اور پانچ چھ مرتبہ ایم پی اے بھی رہے کے گھر میں 20 ڈاکو کلاشن کوفیں لے کر آئے اور ہمارے ملازمین کو زدو کوب کیا اور گھر کا سارا سامان لے گئے۔

جناب سپیکر: Order in the houseاب کوئی نہ بولے جی، کھگہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): آج اسمبلی کے فلور پر بات کرنے کا مقصد یہ ہے تاکہ یہ ایوان گواہ رہے کہ میں نے اپنا مقدمہ اس ہاؤس میں پیش کر دیا ہے۔ ہمارے گاؤں میں میرے اور میرے بڑے بھائی کے گھر 12 اور 13 جنوری کی درمیانی رات ڈاکو آئے اور انہوں نے ہمیں باندھ کر لوٹا اور سارا سامان بھی لے گئے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ڈاکہ ہمارے گھر میں نہیں پڑا بلکہ یہ اس پورے ایوان کے 371 ایم پی ایز کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میں اس ایوان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ راجہ بشارت کی زیر نگرانی ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ بتائیں کہ کیا یہ واقعہ آپ کے گاؤں میں ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! یہ واقعہ ہمارے چک شاہ کھگہ پاکپتن گھر میں ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ راجہ بشارت کی زیر نگرانی ایک کمیٹی بنا دی جائے جس میں ایم پی ایز بھی شامل ہوں اور daily basis پر IG سے اس حوالے سے رپورٹ لی جائے تاکہ ہمارے علاقے میں جو خوف و ہراس پھیلا ہے اس کو ختم کیا جائے۔ اس دھند میں چار ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے اس واقعہ کی FIR درج کروائی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جی، جناب سپیکر! جی ہاں پرچہ درج ہو چکا ہے مقامی اور ضلعی پولیس اس حوالے سے کوشش بھی کر رہی ہے لیکن یہ بین الاضلاعی گینگ ہے اس نے چشتیاں کے ممتاز مہاروی کے گھر بھی ایسے ہی دھند میں ڈاکا مارا تھا اور یہ جو بین الصوبائی نڈر ڈکیت ہیں انہوں نے یہ حملہ کیا ہے اور خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسمبلی ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ راجہ بشارت کی زیر نگرانی daily basis پر رپورٹ لے تاکہ ہمارے علاقے میں جو خوف و ہراس پھیلا ہے وہ ختم ہو۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ 20 ڈاکو واں دا جتھا آیا تے ساڈے کول غلیل دا لائسنس وی نئیں سی تے تسی اندازہ لاؤ کہ جدوں کوئی 20 کلاشن کوفاں لے کے آجاوے تے کناں خوف و ہراس پیدا ہو جاندا اے اور ساڈی عزت نوں اینہاں نے کنا خوف وچ پایا اے لہٰذا

میں گزارش کرنا آں کہ جنے وی ایم پی اے صاحبان نیں اونہاں نوں کوئی 5 یا 6 کلاشن کوفاں دے لائسنس دتے جاون تا کہ اوہ اپنی حفاظت کر سکن۔

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the house please جی، کھگہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ یہ ساری اسمبلی جو 371 ممبران پر مشتمل ہے ان ممبران کو اپنی حفاظت کے لئے کم از کم 5 یا 6 کلاشن کوف کے لائسنس دیئے جائیں تا کہ ہم اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کر سکیں۔ میں ڈیڑھ لاکھ عوام کا نمائندہ ہوں جب میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے تو آپ اندازہ کریں کہ لوگوں میں اس کا سن کر کتنا خوف و ہراس ہو گا۔ یہ قصور سے بہاولنگر تک ایک لہر چلی ہے لہٰذا اس کی سرکوبی کی جائے اور جو قصوروار ہیں ان کو جیلوں میں ڈالا جائے۔ یہاں بیٹھے تمام ممبران کو اپنی حفاظت چاہئے اس لئے ہم آپ سے اپنی حفاظت کے لئے کلاشنکوفوں کے لائسنس مانگ رہے ہیں نہ کہ لوگوں پر چلانے کے لئے مانگ رہے ہیں۔ راجہ بشارت بیٹھے ہیں اِن سے اور آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معاملے پر سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ نہایت ہی افسوس ناک واقعہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ احمد شاہ کھگہ اور ان کے بڑے بھائی محمد شاہ کھگہ ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ ان کے بھائی میرے دوست بھی ہیں اور کلاس فیلو بھی ہیں۔ ہم اکٹھے FC کالج میں پڑھتے رہے ہیں۔ یہ واقعہ صرف قابل سماعت ہی نہیں ہے آپ اندازہ لگائیں کہ پندرہ سے بیس لوگ کلاشن کوفوں کے ساتھ آتے ہیں، ان کی فیملی چھٹیوں کی وجہ سے گھر تھی، وہاں ان کے بچے تھے اور ان کی عورتیں تھیں۔ وہ ڈاکو وہاں جاتے ہیں، تشدد کرتے ہیں اور دو چار گھنٹوں تک ان کو لوٹتے ہیں۔ وہ ڈاکو باہر ان کے سٹاف کو باندھ دیتے ہیں۔ آپ اور میں اندازہ لگائیں کہ اس حالت میں اگر ہم ہوتے تو کیا کرتے؟ میری محمد شاہ کھگہ صاحب سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ خان صاحب مجھے چاہئے تھا کہ میں اُس وقت مر جاتا کیونکہ وہاں میری بہویں، میرے سارے خاندان کی عورتیں موجود تھیں۔ وہ مجھ سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہوئے رو پڑے۔ انہوں نے کہا کہ خان صاحب! ہمارا جو حشر ہوا ہے وہ ہم آپ کو بیان نہیں کر سکتے۔ آج

میں یہ محسوس کر رہا ہوں اور مجھے یہ خوف ہے کہ جس طرح کی دیدہ دلیری سے وہ پورے گاؤں میں آکر ایک شریف آدمی کو جو 1985 میں ایم پی اے رہا، منسٹر رہا پھر ایم این اے بھی رہا اس کے گھر میں گھس کر ان کو بے عزت کیا، دو اڑھائی کروڑ کا سامان لوٹ کر لے گئے۔ ہم سب کا ایک پردہ اور عزت ہے جو ہم نے اتنی کوشش کر کے اسے بحال کیا ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے گھروں میں مائیں بہنیں ہوتی ہیں اور یقین کریں اس سارے وقوعے سے مجھے ذہنی طور پر اتنی کوفت اور افسوس ہے کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہاں پر میری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں تھیں وہاں ایک جتھا آیا اُنہیں بے عزت کر کے اُن کے زیور اور گھر کا سارا سامان لوٹ کر لے گیا لہذا اس معاملے پر تو بہت ہی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت کے ذمہ داران سے میری یہ گزارش ہے کہ اس کا سدباب کریں کیونکہ آج یہ جو طریقہ شروع ہوا ہے کوئی بھی بندہ محفوظ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اور آپ کے خاندان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا آپ کو سب سے زیادہ افسوس ہے کیونکہ آپ اس طرح کی باتوں کو ہمیشہ condemn کرتے ہیں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! یہ بھی ایک بہت افسوس ناک واقعہ ہے اس کے علاوہ بھی لوگ آ کر مجھے اس طرح کے بہت سارے واقعات بتاتے رہتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ میری سیاسی زندگی کو 38/40 سال ہو گئے ہیں اس وقت law and order کے حوالے سے جو situation ہے اس طرح کی situation میں نے زندگی میں نہیں دیکھی۔ آپ یہاں پر سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ڈاکو بسوں کی بسیں کھڑی کر کے لوگوں کو لوٹ کر آرام سے نکل جاتے ہیں اور بد قسمتی سے پھر کسی جگہ پر کوئی شُنوائی نہیں ہو رہی، کسی جگہ پر کوئی دادرسی نہیں ہو رہی اور کہیں پر انہیں پکڑ کر کوئی سزائیں نہیں دی جا رہیں تو یہ کیا ہو رہا ہے؟ آپ کی cabinet meetings ہوتی ہیں آپ کی آج بھی cabinet meeting تھی میرا تو خیال ہے کہ بد قسمتی سے اس معاملے پر کبھی بات بھی نہیں ہوئی ہوگی؟ اگر یہی صورت حال رہی تو کل کو کسی کے ساتھ بھی یہ واقعہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے بھی گھر 10 بندے کلاشنکوفیں لے کر آ جائیں تو گھر والے کیا کریں گے؟

راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اس معاملے کو بڑا serious لینا چاہئے۔ متعلقہ RPO and DPO کو اسمبلی میں بلا کر اُن کے ساتھ اس معاملے کو discuss کریں کیونکہ سارے پنجاب میں overall situation خراب ہوئی ہوئی ہے۔ آپ اس معزز ہاؤس کو اس بارے میں کچھ بتائیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح جناب احمد شاہ کھگہ صاحب نے اس ایوان کے سامنے اپنا issue رکھا، اُن سے پہلے رانا مشہود احمد خان صاحب اور سید حسن مرتضیٰ صاحب نے بھی یہاں پر بات کی ہے تو انتہائی مختصر وقت میں سنجیدگی کے ساتھ ان معاملات کو ایک اور angle سے بھی دیکھنا چاہئے کہ جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کے گھر میں جو واقعہ ہوا اُس کی root cause کیا ہے؟ یہاں پر دو باتیں بہت اہم ہیں ایک بات تو یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کا جس کے پاس اقتدار ہے سوال یہ ہے کہ کیا اختیار بھی اُس کے پاس ہے؟ یہ root cause ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے تین سے چار IG's بدلے جائیں اور یہ بات الگ ہے کہ IG's کو بدلنا اُن کا اختیار ہے یا نہیں ہے۔ ان کو بدلا کس طرح سے جائے کہ جس کے پاس اقتدار ہے وہ بدل رہا ہے یا اس ملک کا وزیر اعظم یہ کام کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نیشنل ٹی وی پر آ کر کہتا ہے کہ میں نے پنجاب کے IG's 3 اس لئے بدل دیئے کہ وہ میرے بہنوئی کے پلاٹ کا قبضہ نہیں دلوا سکے۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں یہ اس ملک کے وزیر اعظم کے الفاظ ہیں۔ احمد شاہ کھگہ کے گھر میں جو واقعہ ہوا تو سوال یہ ہے کہ اُس وقت پنجاب کی پولیس کہاں مصروف تھی؟ پنجاب پولیس جتھوں کی صورت میں جناب سہیل شوکت بٹ کے گھر جاتی ہے اور جناب سیف الملوک کھوکھر کے گھر جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کے گھر میں ڈکیتی کا جو افسوس ناک واقعہ پیش آیا میں اُن کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کرتا ہوں اور اُنہیں اس بات کا یقین بھی دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ انصاف ہو گا، ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا اور ان کے ساتھ جن لوگوں نے زیادتی کی ہے اُنہیں قانون کے مطابق کیفر کردار تک انشاء اللہ تعالیٰ پہنچایا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں جیسے ابھی آپ شاہ صاحب کے معاملے میں فرما رہے تھے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کل DPO اور investigation والوں کو بھی بلا لوں گا۔ ہم شاہ صاحب کی موجودگی میں بیٹھ کر اس وقت تک جو تفتیش ہوئی ہے اور اب تک جو progress ہوئی ہے اس سے بھی ان کو آگاہ کریں گے اور آئندہ کا لائحہ عمل بھی طے کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! دونوں کو بلائیں۔ آپ DPO اور RPO کو بھی بلائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دونوں کو بلائیں گے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ابھی ہمارے بھائیوں کی طرف سے یہ کہا گیا کہ پولیس نے پہلے گوجرانوالہ میں اور کل لاہور میں ناجائز طور پر قابضین کے خلاف قبضہ چھڑوانے کی کوئی کارروائی کی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہاں کھڑے ہو کر یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے کہ غیر قانونی طور پر پولیس گئی ہے۔ یہ لاہور ہے، یہاں پر عدالتیں بھی موجود ہیں، یہاں ان کی ساری قیادت بھی موجود ہے اور یہ سارے لوگ بھی موجود ہیں۔ اگر غیر قانونی طور پر پولیس وہاں پر گئی ہے تو کیا آج کسی عدالت میں یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر گئی ہے۔ ان سے سارے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد قبضہ چھڑوایا گیا ہے جو قبضہ انہوں نے ان کی گورنمنٹ کے دور میں کیا تھا۔ یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ ریکارڈ کی بات ہے جس کے باقاعدہ notices گئے ہوں گے اور ان کے بعد وہ عدالت میں بھی گئے ہوں گے تمام معاملات طے ہونے کے بعد کل ان سے قبضہ چھڑوایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر چادر اور چار دیواری کا ہمیں اتنا ہی احساس ہے۔ کیا انہیں نہیں معلوم تھا کہ وہ غیر قانونی طور پر ناجائز قابض کے طور پر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ جگہ خالی کر دیتے۔ اگر چوری بھی کی جائے اور سینہ زوری بھی کی جائے تو یہ دو

باتیں ایک ساتھ نہیں چل سکتیں۔ اس لئے جو کہا گیا ہے کہ زبردستی کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ زبردستی نہیں کی گئی جو بھی کارروائی ہوئی ہے وہ قانون کے مطابق کی گئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! انہیں شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں No cross talk آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہاں کہا گیا ہے کہ ہمیں شرم آنی چاہئے تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شرم انہیں آنی چاہئے اور یہ پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ان لوگوں کے کرتوت کیا رہے ہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ یہ چوری بھی کرتے ہیں اور سینہ زوری بھی کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ وہاں جاتے اور ان کو روکتے۔ انہوں نے ان کو کیوں نہیں روکا؟ اب یہ یہاں پر بڑھکیں مار رہے ہیں کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔ یہ کل وہاں جاتے اور ان کو روکتے۔ ان میں اتنی جرات نہیں کہ پولیس کو روک لیتے۔ ہم پہلے سنتے تھے کہ اگر پولیس وہاں پر آئے گی تو ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن کل سارے بھیگی بلی بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے کل پولیس کو کیوں نہیں روکا؟ اس لئے کہ یہ چور ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن آپ دو چیزیں mix کر رہے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کی بات اور ہے اور یہ واقعہ اور ہے۔ جی،، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کو ہر بات پر افسوس ہوتا ہے۔ یہ چوریاں نہ کریں اور نہ ان کو افسوس ہو۔ ہم نے قانون کے مطابق کارروائی کی ہے اور اگر آئندہ بھی کسی نے سرکاری املاک پر قبضہ کیا تو اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کے لئے
اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد 6 بج کر 45 منٹ پر جناب چیئرمین
میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! آپ کے آنے سے پہلے اس ہاؤس میں بات چیت میں تھوڑی سی بدمزگی ہوئی ہے۔ہاؤس کے تمام معزز ممبران چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہوں یا گورنمنٹ کی طرف سے ہوں سب پر ایک دوسرے کا احترام لازم ہے۔ تھوڑی دیر پہلے یہاں پر جو تماشا ہوا اس پر ہمیں لوگ کیا کہیں گے؟ ہمارے پرانے ساتھی لاء منسٹر صاحب نے بھی shouting کا طریقہ اختیار کیا اور لامحالہ پھر دوسری طرف سے بھی اسی طرح ہوا۔ایسی باتیں اس ہاؤس کے تقدس کو نقصان پہنچاتی ہیں، میری اپیل ہے کہ لاء منسٹر صاحب منجھے ہوئے سیاستدان ہیں اور ماشاء اللہ پرانے زمانے سے چلے آ رہے ہیں کم از کم انہیں تو اس ہاؤس کے تقدس کا پوری طرح سے خیال ہونا چاہئے اور اس ہاؤس کے جتنے بھی ممبران ہیں چاہے وہ اپوزیشن میں ہیں یا گورنمنٹ میں ہیں ان سب کا احترام لازم ہے۔ آج معزز ممبر کھگہ صاحب کے ساتھ جس قسم کی زیادتی ہوئی ہے اس پر اپوزیشن کی طرف سے ہم سب اس کا افسوس کرتے ہیں اور میں اپنے محترم لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی فرمائیں چونکہ shouting کا معاملہ مجھے آپ کی زبان سے اچھا نہیں لگا۔لہذا اس ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھنے اور اسے اچھے طریقے سے چلانے کے لئے آپ کو بھی اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہوں گا کہ اس قسم کے جملے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔مجھے تو اس وقت یہ جملے سنتے ہوئے بھی پریشانی ہو رہی تھی لہذا میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جس طرح سے کھگہ صاحب کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور پولیس نے گھروں میں داخل ہو کر جو کچھ کیا ہے اس پر تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اس معاملے کو خود اچھے طریقے سے tackle کریں اور انہیں سمجھائیں کہ وہ ہمارے ایم پی ایز صاحبان کے ساتھ اس طرح کی حرکات نہ کریں بلکہ ان کی عزت کا احترام کریں چونکہ وہ اس مقدس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں اور تمام ممبران کا استحقاق برابر ہے۔اس وقت Chair پر جناب سپیکر تشریف فرما تھے اگر وہ ابھی

ہوتے تو میں ان سے بھی اپیل کرتا کہ اس ہاؤس کا تقدس بحال رکھنے کے لئے ان کو بھی پوری طرح اپنا اختیار استعمال کرنا چاہئے۔ میں باقی باتیں تو بعد میں کروں گا، بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔اس سے پہلے کہ میں بات شروع کروں مجھے پتا ہے کہ دوسری طرف سے میری بہنیں سانحہ ماڈل ٹاؤن، کبھی کچھ اور کبھی کچھ باتیں کریں گی۔میں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے جو کزن ہیں جو پارٹ ٹائم انقلابی ہیں، جو ادھر بہت کم آتے ہیں، 146 گواہان میں سے 72 گواہان ہو چکے ہیں لیکن وہ خود آ رہے ہیں اور نہ ہی اپنے گواہان لے کر آ رہے ہیں لہذا ان کو پتا ہونا چاہئے کہ اصل میں صورتحال کیا ہے اس لئے میں بڑے ادب کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم یہاں ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔میں پہلے اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ہر دفعہ یہی مسئلہ اٹھا دیا جاتا ہے ۔اب میں دوسری بات کروں گا ابھی تمام ممبران کے بارے میں بڑی خوبصورت بات ہو رہی تھی۔

میرے شہر وچ آ کے جنہاں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پُچھو کہڑے رستے آئے

جناب چیئرمین! یہ کیا تماشا لگ گیا ہے؟ ہمارے محترم ممبر شاہ صاحب چلے گئے ہیں یا انہیں زبردستی ایوان سے بھیج دیا گیا ہے ان کے گھر میں بیس آدمی کلاشن کوفیں لے کر داخل ہوئے۔ یہاں پر ہمارے معزز ممبر بٹ صاحب کے گھر میں گھس کر ان کی والدہ کے سامنے توڑ پھوڑ کی گئی، ابھی راستے میں آ رہے تھے تو جہاں پر رانا ثناء اللہ کو بے گناہ روکا گیا تھا ادھر ہی مجھے روکا ہے۔راجہ صاحب! انہوں نے مجھے روک کر کہا کہ تلاشی دیں میں نے کہا کہ میں ایم پی اے ہوں، کس بات کی تلاشی دوں؟ میں نے کہا کہ آپ پہلے اپنی تلاشی دیں آپ کوئی اپنے پاس سے کوئی چیز نہ رکھ دیں۔خیر میں نے تلاشی نہیں دی بلکہ کہا کہ پہلے آپ مجھے اپنی تلاشی دیں۔ میں راجہ صاحب سے انتہائی ادب و احترام سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ تھوڑا سا stern action لیں۔ورنہ جس طرح آپ نے دیکھا کہ ہزارہ کے حسینی، کربلائی جن کی چودہ نعشیں ایک زندہ نعش کا انتظار کرتی رہیں

اس طرح کا کام یہاں پر نہ ہو۔ خدا کے لئے میری آپ سے منت ہے کہ ہمارے ایم پی ایز کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اور آپ کے اپنے ایم پی اے کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ کو تو چاہئے تھا کہ آپ اس ڈی پی او کو dismiss کرتے۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! باقی دوستوں نے ٹائم لینا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: راجہ صاحب! آپ وہاں کے ڈی پی او کو dismiss کرتے تا کہ پتا چلتا۔ جب تک bureaucratic attitude change نہیں ہو گا، جب تک آپ پارلیمنٹ کو مضبوط نہیں کریں گے تب تک معاملات درست نہیں ہوں گے۔ اگر یہ لوگوں کے گھروں میں چھاپے مارتے رہیں گے اور کسی کے رشتہ دار کا پلاٹ ہے وہ حاصل کرنے کے لئے نیا سی سی پی او لائیں گے، پرانے سے نہیں ہوا وہ رات کو 12 بجے مین روڈ پر کھڑا ہو کر للکارے مارتا رہا کہ میں دیکھتا ہوں پتا نہیں اس نے کیا پیا ہوا تھا۔ اب آگے پتا نہیں کیا ہو گا۔ میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پوری دنیا میں جگ ہنسائی ہوئی ہے کہ چودہ نعشیں ایک زندہ نعش کا انتظار کرتی رہیں لیکن اس نے اپنی ضد، تکبر اور انا نہیں چھوڑی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، میاں نصیر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری عرض سنیں، میاں نصیر صاحب! ایک منٹ بیٹھ جائیں، میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ اب اس طرح project کیا جا رہا ہے کہ شاید وہ ساری میری ہی ذمہ داری تھی اور یہ میں نے ہی کچھ غلط کہا ہے۔ اپوزیشن کے جتنے بھی یہاں دوست بیٹھے ہوئے ہیں وہ میرے لئے قابل احترام ہیں اور جو یہاں نہیں بیٹھے ہوئے وہ بھی میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن میں رانا مشہود احمد خان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک شخص وہاں سے کھڑا ہو کر غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرے اور پھر اس چیز پر بضد ہو تو اس کو کیسے اور کیا جواب دیا جائے؟ چنانچہ رانا مشہود احمد خان صاحب نے جو کچھ فرمایا میں اسے من وعن تسلیم کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبران کے تقدس کو باہمی طور پر ہم سب کو برقرار رکھنا چاہئے لیکن میں دست بستہ گزارش کروں گا کہ سب کی عزت ایک جیسی ہے۔ اگر میں آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کی بات کروں گا تو پھر میرے خلاف بھی

ایسی ہی بات کی جائے گی اس لئے میں عرض یہ کرنی چاہتا ہوں کہ جو بھی واقعہ ہوا اگر حزب اختلاف کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں کیا جائے گا تو ان سے بڑھ کر میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہماری طرف سے بھی وضع داری کا ثبوت دیا جائے گا۔ ہماری طرف سے یہ کوشش ہو گی کہ آئندہ کسی بھی معزز ممبر کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہم بالکل وزیر قانون کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی ہماری پارلیمنٹ کے معزز ممبران کے گھروں میں اس طرح سے چھاپے پڑتے ہیں، ان کے رشتہ داروں اور خاندان کے لوگوں کو جب ہراساں کیا جاتا ہے تو پھر اس پر احتجاج ہوتا ہے۔ یقیناً منتخب لوگ ہمیشہ اس طرح کی کارروائیوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی کو اس طریقے سے سیاسی انتقام کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ ہمارے تین سے پانچ منتخب نمائندوں کے گھروں پر دھاوے بولے گئے ہیں۔ اس کا ہم آپ کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہے۔ ہم آپ سے یہ گزارش کر رہے ہیں کہ جو بھی کارروائی ہوئی ہے اس بارے میں ہم نے اس ایوان کے اندر بات کی ہے۔ اب اس میں کتنی صداقت ہے اس بابت آپ pursue کریں اور صحیح صورتحال معلوم کریں۔ پیر احمد شاہ کھگہ صاحب کے گھر میں 20 ڈاکو آئے ہیں۔ ان کو علم تھا کہ یہ ڈاکو آئے ہیں، لوٹ رہے ہیں اور وہ بے بس پڑے رہے لیکن سہیل شوکت بٹ صاحب اور ہمارے دوسرے دوستوں کے گھروں پر دو دو سو پولیس والوں نے یلغار کی ہے۔ ہم یہ بات آپ کے نوٹس میں لا رہے ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کہیں پر غلط فہمی ہوئی ہے اور کہیں بات کو exaggerate کیا گیا ہے تو اس کو آپ ثابت کریں۔ کیا پولیس کو یہ اجازت ہے کہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کے گھروں کے تالے توڑیں، وہاں پر ہوائی فائرنگ کریں اور ان کی گاڑیوں کے شیشے توڑیں؟ اس کے بعد ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر واقعی پولیس والے ہمارے معزز ممبران کے گھروں پر گئے ہیں تو انہوں نے کیا گناہ عظیم کیا تھا؟ ہم صرف اسی بات کا جواب لینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا point آ گیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! راجہ بشارت صاحب نے وضاحت کی ہے۔ حزب اختلاف کے دو تین دوستوں نے بات کی ہے۔ میاں نصیر صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے جو بات کی ہے ہم نے اسے مکمل سُنا ہے۔ اس کے جواب میں وزیر قانون، ہمارے فوکل پرسن نے جواب دینا ہوتا ہے۔ جب وہ یہاں پر جواب دینے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو حزب اختلاف کے ساتھی انہیں بات مکمل نہیں کرنے دیتے۔ انہیں درمیان میں ٹوکتے ہیں۔ آج بھی یہی رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ حزب اختلاف کے دو معزز ساتھی ہمیشہ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ جب حزب اختلاف کے ممبران ہماری بات نہیں سننا چاہتے تو پھر ہمیں تھوڑا اونچی آواز میں بات کرکے انہیں سُنانا پڑتا ہے۔ جس طریقے سے ہم ان کی بات تحمل سے سنتے ہیں اگر اسی طریقے آپ ہمارے معزز وزیر قانون کی بات سن لیں تو پھر آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ میں آج آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنے ارشادات کے جواب میں ہمارے وزیر قانون کی معروضات کو اسی طرح سن لیا کریں جس طرح ہم آپ کو سن رہے ہوتے ہیں تو پھر آپ کو کبھی بھی راجہ صاحب کی اونچی آواز سنائی نہیں دے گی۔ میں پچھلے بیس سالوں سے راجہ صاحب کا ساتھی ہوں۔ وہ بڑے تحمل والے ہیں۔ جب ان کی وضاحت نہیں سنی جائے گی تو پھر اُنہیں اونچی آواز میں اپنی بات کو سنانا پڑتا ہے۔ میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ آپ کو جس طریقے سے ہم تحمل سے سنتے ہیں آپ بھی اسی طرح ہمارے وزیر قانون کو سن لیا کریں۔ آپ بے شک ہمیں ٹارگٹ کر لیا کریں لیکن وزیر قانون کی بات کو سن لیا کریں۔ اس کے بعد اگر آپ کو ایک لفظ بھی below average نظر آئے گا تو ہم آپ کے مجرم ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جناب سہیل شوکت بٹ! آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سہیل شوکت بٹ: جی، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ مہربانی کرکے مختصر بات کیجئے گا۔

جناب سہیل شوکت بٹ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ وزیر قانون راجہ بشارت صاحب ہمارے سینئر ساتھی ہیں۔ انہوں نے بالکل بجا فرمایا ہے اور ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ حزب

اختلاف اور حزب اقتدار میں بیٹھنے والے سب ممبران کا ہمیں احترام کرنا چاہئے۔ ہمیں سب کی عزت وتقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ 13۔ جنوری کی رات ایک سے دو بجے کے قریب پولیس کی بھاری نفری نے میرے گھر کا گھیراؤ کیا۔ میں نے اسی وقت سی۔ سی۔ پی۔ اولاہور غلام محمود ڈوگر صاحب کو فون کیا۔

جناب چیئرمین: چونکہ اجلاس کا وقت ختم ہو رہا ہے لہٰذا آپ short کر لیں۔

جناب سہیل شوکت بٹ: جناب چیئرمین! مجھے اپنا مؤقف تو بیان کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب سہیل شوکت بٹ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں ان کے جذبات کا بالکل احترام کرتا ہوں۔ اس ہاؤس کی یہ روایات رہی ہیں کہ اگر کسی معزز رکن کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو وہ ہاؤس میں آکر بات کرتا ہے۔ وہ تحریک استحقاق دیتا ہے۔ میں اپنی طرف سے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس ہاؤس کو اڑھائی سال ہونے والے ہیں۔ کوئی تحریک استحقاق حزب اختلاف کی طرف سے آئے یا حزب اقتدار کے کسی معزز رکن کی طرف سے آئے میں نے آج تک ایک بھی تحریک استحقاق کو oppose نہیں کیا۔ میں آپ کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ تحریک استحقاق لے کر آتے تو میں کبھی اس کو oppose نہ کرتا۔ اب بھی میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آپ میرے ساتھ بیٹھیں۔ آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کے ازالہ کے لئے میں آپ کے ساتھ ہوں اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی تسلی کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(اذان عشاء)

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آج کے سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

اب اجلاس مورخہ 26۔ جنوری 2021 بروز منگل بوقت دوپہر 00-2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔